سورة طٰهٰ

آیات ۲۲ - ۴۰

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ
اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٚ سَنُعِيْدُهَا
سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَ اضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۙ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا
الْكُبْرٰى ۚ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۧ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ﴿۲۵﴾ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۪﴿۲۸﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ۙ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۙ﴿۳۱﴾
وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۙ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ؕ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ
اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۙ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۙ﴿۳۸﴾ اَنِ
اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَيْتُ
عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ۘ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ ٚ
فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

سُوْرَةُ طٰهٰ

مكية

آيات 135

طه ﴿١﴾ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾

اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید، رسولوں کی جدو جہد اور اللہ پر توکل - اہل ایمان ! موسیٰ علیہ السلام کی دعوتی زندگی سے سبق لے کر، قرآن کی معیت میں، ابلیس کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے وقت کے فرعون کا صبر اور استقامت سے مقابلہ کرو

نبی اکرم ﷺ کو خطاب و تسلی

آیات 1-8

نبی ﷺ کی دل جوئی، حوصلہ افزائی- آپ کی دعوت کا منہج
قرآن کی عظمت واہمیت
دعوت کا اثر— خشیت رکھنے والے دلوں پر

قصہ موسیٰ علیہ السلام

آیات 9-98

آیات 9 تا 16

وادی مقدس طویٰ میں موسیٰ علیہ السلام نبوت ورسالت سے سرفراز ہونا

آیات 17 تا 47

موسیٰؑ کو معجزات کا عطا کیا جانا-ہارونؑ کو مددگار بنانے کی دعا اور قبولیت

آیات 48 تا 54

فرعون کے پاس انذار و دعوت کے لیے جانے کا حکم - موسیٰ اور فرعون کے درمیان اس کے دربار میں مکالمہ

آیات 55 تا 76

موسیٰ اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ

آیات 77 تا 82

فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی

آیات 83 تا 98

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے جو احسانات
فتنہ سامری-اس کے اسباب وعواقب

نبی ﷺ کی طرف خطاب اور التفات

آیات 99 -135

آیات 99 تا 114

یومِ قیامت کی سزا اور اس کے مناظر
آپ ﷺ کو عدم عجلت کی تلقین

آیات 115 تا 128

قصہ آدم وابلیس وسجودِ ملائکہ
قانونِ جزا وسزا

آیات 129 تا 135

ماضی کی اقوام کے انجام سے نصیحت
آپ ﷺ کو صبر کی تلقین- ہدایات

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾

وَ مَاتِلْكَ -اور کیا ہے وہ ؟

مَا : استفہامیہ

تِلْكَ : اسم اشارہ واحد مؤنث (دور کے لیے) - یہ / وہ

بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى - تیرے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ !

يَمِيْن : دائیں

کبھی کبھار دائیں یا بائیں کی تقسیم سے آزاد ہو کر محض ہاتھ کے معنی میں (یہاں بھی معنی ہاتھ)

قَالَ هِيَ عَصَايَ - اس نے کہا وہ میری لاٹھی ہے

عَصَايَ (عَصَا-ی) – عَصَا : لاٹھی

اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا - میں ٹیک لگاتا ہوں اس پر

(و ك أ) تَوَكَّؤَ يَتَوَكَّؤُ ، تَوَكُّؤٌ : ٹیک لگانا (٧)

اَتَوَكَّؤَ : میں پہلا "اَ" "ہمزة المتکلم" یا "همزة المضارعة " کا ہے جو واحد متکلم (مَیں) کے معنی دیتا ہے

وَ اَهُشُّ بِهَا - اور میں پتے جھاڑتا ہوں

هَشَّ يَهُشُّ ، هَشًّا : پتے جھاڑنا، حرکت دینا

اردو میں : تکیہ، تکیہ کلام

عَلٰى غَنَمِيْ - اس سے اپنی بکریوں پر

غَنَم : بکریاں (جب ریوڑ ہو) — ایک دو بکریوں کے لیے مَعْز

وَلِيَ فِيْهَا - اور میرے لیے اس میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى - ضرورتیں پوری کرنے کے دوسرے مواقع ہیں

مَاٰرِبُ : ضرورتیں، حاجتیں، فوائد (واحد، مَارِبَةٌ)

اُخْرٰى : دوسرے، کئی اور - (اٰخِرُ اور اٰخَرٌ کی مؤنث)

قَالَ اَلۡقِهَا يٰمُوۡسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلۡقٰهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسۡعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ سَنُعِيۡدُهَا سِيۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰى ﴿٢١﴾

قَالَ اَلۡقِهَا يٰمُوۡسٰى - (اللہ نے) فرمایا: ڈال دو اسے اے موسیٰ۔

اَلْقٰی یُلْقِیْ ، اِلْقَآءٌ : ڈالنا (IV)

فَاَلۡقٰهَا - تو (جب) اس نے ڈالا اسے

فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ - تو اچانک وہ سانپ تھا

اِذَا : یہ اِذَا فُجَائِیَّۃ کہلاتا ہے جو اچانک واقعہ یا اچانک تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے " تو پھر اچانک ایسا ہوا کہ " جیسے معنی دیتا ہے

حَیَّۃٌ : سانپ (ہر طرح کا سانپ - اسم جنس)

ثُعْبَان : کے معنی بھی سانپ کے ہیں (بڑا اژدہا-Python)

جَآنّ - وہ جِن جو سانپ کی شکل میں ہو (باریک سانپ)

تَسۡعٰى - دوڑتا ہوا۔

سَعٰی یَسْعٰی ، سَعْیًا : دوڑنا

قَالَ خُذۡهَا - (اللہ نے) فرمایا پکڑ لے اسے

وَلَا تَخَفۡ - اور تو نہ ڈر

سَنُعِيۡدُهَا - عنقریب ہم لوٹائیں گے اسے

سَ : حرفِ استقبال

اَعَادَ یُعِیْدُ ، اِعَادَۃٌ : دوبارہ کرنا، لوٹانا (IV)

سِيۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰى - اس کی پہلی حالت میں۔

سِیْرَت : چال، حالت، رویہ، خصلت، عادت

الْاُوْلٰی – اَوَّلُ کی مؤنث

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾
قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ٝ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾

اور اے موسیٰؑ، یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟"
موسیٰؑ نے جواب دیا "یہ میری لاٹھی ہے، اس پر ٹیک لگا کر چلتا ہوں، اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں، اور بھی بہت سے کام ہیں جو اس سے لیتا ہوں
فرمایا "پھینک دے اس کو موسیٰؑ"
اس نے پھینک دیا اور یکایک وہ ایک سانپ تھی جو دَوڑ رہا تھا
فرمایا "پکڑ لے اس کو اور ڈر نہیں، ہم اسے پھر ویسا ہی کر دیں گے جیسی یہ تھی

And what is in your right hand, O Moses?"
Moses answered: "This is my staff. I lean on it (when I walk), and with it I beat down leaves for my flock, and I have many other uses for it."
He said: "Moses, throw it down."
So he threw it down, and lo! it was a rapidly moving snake.
Then He said: "Seize it and have no fear. We shall restore it to its former state.

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے سوال

- موسیٰ (علیہ السلام) کو دین کے بنیادی حقائق کا علم دینے اور بعض ضروری اخلاقی صداقتوں پر توجہ دلانے کے بعد نہایت اپنائیت سے سوال کیا کہ اے موسیٰ! آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ آپ کے ہاتھ میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو ایک ہی نظر میں دیکھنے سے معلوم نہ ہوتی۔ ایک لاٹھی تھی جو اکثر آپ (علیہ السلام) کے ہاتھ میں رہتی تھی۔
- اللہ تعالیٰ کا یہ سوال کسی تحقیق کے لیے نہیں بلکہ اظہار التفات و نوازش کے لیے تھا۔ جس طرح باپ بعض دفعہ اپنے بیٹے کو ازراہ محبت ایسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جس کو وہ بیٹے سے زیادہ جانتا ہے۔ اسی طرح پروردگار نے بھی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے یہ سوال کیا
- اس سے شاید یہ مقصود بھی ہو کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اچھی طرح یہ بات ذہن میں تازہ کرلیں کہ ان کے ہاتھ میں ایک سادہ سی لاٹھی ہے جس سے چھوٹے موٹے کام لیے جاسکتے ہیں، اور اس پر متوجہ رہیں کہ اس میں کوئی غیر معمولی صلاحیت نہیں (لیکن آگے یہی عصا ایک معجزے کا ذریعہ بننے والی تھی)
- سوال کا جواب صرف اتنا بھی ہوسکتا تھا کہ یہ میری لٹھیا ہے کیونکہ اس قدر جواب کفایت کرتا ہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ (علیہ السلام) نے عرض کیا کہ یہ میری لاٹھی ہے کہ جب میں تھک جاتا ہوں تو اس پر ٹیک لگالیتا ہوں اور اسی لاٹھی کے ذریعے سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں
- ارشاد ہوا کہ اس لٹھیا کو زمین پر ڈال دو چنانچہ حضرت موسیٰ نے لٹھیا زمین پر ڈال دی اور وہ دفعتاً ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گئی۔ تو آپ (علیہ السلام) اسے دیکھ کر ڈر گئے تو اللہ نے فرمایا کہ بغیر کسی خوف کے اس پکڑ لیں یہ پھر عصا بن جائے گا

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾

عصا کا معجزہ

○ موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے عصا کے جو فوائد بیان فرمائے ان میں سے کوئی بات بھی غیر معمولی نہ تھی۔ ہر چرواہے کے ہاتھ میں ایسی ہی لاٹھی ہوتی ہے اور وہ اس سے ایسے ہی کام لیتا ہے، لیکن پروردگار نے حکم دیا کہ اے موسیٰ ! اسے زمین پر ڈال دو اور پھر قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھو۔ چنانچہ موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسے زمین پر ڈال دیا۔ تو وہ تو ایک اژدہا بن گیا (لیکن وہ جب وہ دوڑتا تھا تو باریک سانپ کی طرح تیز دوڑتا تھا)

○ حضرت موسیٰ اس منظر کو دیکھ کر ڈرے کہ ہاتھ کی لٹھیا جو سانپ کو مارنے والی بن سکت تھی وہ خود سانپ بن گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اطمینان دلایا کہ ڈرو نہیں، اس کو بے جھجک پکڑ لو. تمہارے پکڑتے ہی ہم اس کو اس کی پہلی حالت پر کردیں گے۔ یہ جیس لٹھیا تھی ویسی ہی لٹھیا بن جائے گی

☆ لوگوں کی آنکھوں سے دور اور وادی طویٰ میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو معجزہ دکھانا انھیں لوگوں کے سامنے معجزہ پیش کرنے کیلئے زیادہ آمادہ ہونے اور تجربے کی خاطر تھا

☆ مادی چیزیں اللہ تعالیٰ کے اِذن و ارادے سے اپنی موجودہ حقیقت سے دوسری حقیقت میں تبدیل ہو سکتی ہیں (اس لیے کہ چیزوں کو خواص عطا کرنے والا اللہ ہی ہے۔ وہ جب چاہے ان چیزوں کے خواص ختم بھی کرسکتا اور بدل بھی سکتا ہے)

☆ لا مؤثر في الوجود إلا الله — [کائنات میں مؤثر (اثر ڈالنے والا، تصرف کرنے والا) صرف اللہ ہے] - کائنات کی ہر حرکت، ہر اثر، ہر تبدیلی —— اللہ کے ارادے اور حکم سے ہے، نہ کہ کسی مخلوق کی ذاتی طاقت سے

وَ اضۡمُمۡ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ اٰيَةً اُخۡرٰىۙ ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنۡ اٰيٰتِنَا الۡكُبۡرٰى‌ۚ ﴿۲۳﴾ اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾

وَ اضۡمُمۡ يَدَكَ - اور ملا تو اپنا ہاتھ

ضَمَّ يَضُمُّ ، ضَمًّا : ملانا، دبانا، اکٹھا کرنا

اِلٰى جَنَاحِكَ - اپنے پہلو (بغل) کی طرف

جَنَاحِ : بازو، پہلو، بغل، ہاتھ

تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ - وہ نکلے گا سفید (چمکتا ہوا)

خَرَجَ يَخْرُجُ ، خُرُوْجًا : باہر نکلنا

بَيْضَآءَ : بَيَاضٌ سے صفتِ مشبہ - سفید

بَيْضَآءَ : ایسی سفید چیز جو روشن اور چمکدار ہو۔

مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ - کسی بیماری کے بغیر

سُوْٓءٍ : سَوْءٌ مصدر سے (اسم) — برائی، تکلیف، بیماری، عیب

اٰيَةً اُخۡرٰى - (یہ) ایک اور نشانی ہے

لِنُرِيَكَ - تاکہ ہم دکھائیں تجھے

اَرٰى يُرِىْ ، اِرَآءَةٌ: دکھانا

مِنۡ اٰيٰتِنَا الۡكُبۡرٰى - اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے

الْكُبْرٰى: كِبْرٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (مؤنث کا)

اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ - تو جا فرعون کی طرف

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهَابًا: جانا (١٧)

اِنَّهٗ طَغٰى - وہ سرکش ہو گیا ہے

طَغٰى يَطْغٰى ، طُغْيَانًا : حد سے نکل جانا، سرکش ہونا

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾

اور ذرا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا، چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی تکلیف کے یہ دوسری نشانی ہے
اس لیے کہ ہم تجھے اپنی بڑی نشانیاں دکھانے والے ہیں
اب تو فرعون کے پاس جا، وہ سرکش ہو گیا ہے"

And place your hand in your armpit, it will come forth shining white, without blemish. This is another Sign of Allah, for We shall show you some of Our greatest Signs.
And go to Pharaoh now for he has transgressed all bounds."

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾

ید بیضا — دوسرا معجزہ

- عصائے موسیٰ کے سانپ بن جانے کے معجزے کے بعد دوسرا معجزہ پروردگار نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ عطا فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ بغل میں دباؤ۔ جب تم اس کو بغل سے نکالوگے تو وہ اس طرح چمکتا ہوا نکلے گا جیسے سورج چمکتا ہے
- قرآن میں یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ یہ کسی بیماری یا نقص کے بغیر ہوتا تھا (توراۃ میں لکھے تصور کے بر عکس*)
- سانپ کا معجزہ خوف، دہشت اور طاقت کی علامت تھا جس کی وجہ سے کوئی دشمن حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر حملہ نہیں کر سکتا تھا اور ید بیضا کا معجزہ روشنی کا استعارہ تھا۔ گویا آپ علیہ السلام اپنے ساتھ ایک ایسی ہدایت لے کر آئے تھے جو انسانوں کی زندگیوں میں ایک روشن انقلاب کی نوید تھی۔ اس کے قبول کر لینے سے زندگی اور ماحول میں ایسی روشن تبدیلی آ سکتی تھی جس سے انسان کی قسمت جگمگا اٹھتی۔
- آگے چل کر موسیٰ علیہ السلام کو اور بھی معجزے عطا کیے جانے تھے — یہ دو معجزے مستقبل میں انھیں اس سے بڑے معجزے دکھانے کا ایک پیش خیمہ تھا۔
- موسیٰ علیہ السلام کو اب حکم دیا گیا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ انتہائی سرکش ہو گیا ہے
- اس کی سرکشی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں بھی تھی (کہ وہ وہ اپنے آپ کو رب اعلیٰ کہلاتا تھا) اور بندوں کے ساتھ بھی (کہ وہ امراء کی ایک محدود تعداد کے علاوہ لوگوں کو سر اٹھا کے چلنے کی اجازت نہیں دیتا تھا اور بنی اسرائیل کی پوری قوم کو غلام بنا کے رکھا ہوا تھا، اور انہیں مشقِ ستم بنا رکھا تھا)

انبیاء کی دعوت اور عوامی تحریکات: ایک اصولی فرق

- ⇦ موسیٰ (علیہ السلام) یوں تو تمام اہل مصر کی طرف مبعوث کیے گئے تھے لیکن مصریوں کے سامنے دعوت عام دینے سے پہلے آپ (علیہ السلام) کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا گیا
- ⇦ دعوتِ انبیاء عقل، حکمت اور بصیرت پر مبنی ہوتی ہے، جو انسانوں کو انقلابِ حال کی طرف لے جاتی ہے۔
- ⇦ انبیاء علیہم السلام دعوت کا آغاز معاشرے کے بااثر طبقے (بادشاہ، سردار، اشرافیہ) سے ہوتا ہے، کیونکہ نظام انہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اگر اشرافیہ دعوت کو قبول کر لے تو پورا معاشرہ جلد متاثر ہوتا ہے: "**الناس علی دین ملوکھم**" ("لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں")
- ⇦ اور اگر وہ ضد اور مخالفت کی وجہ سے حق کو جھٹلاتے ہیں تو یہ چیز بھی دعوت کے حق میں ایک پہلو سے مفید ہی ہوتی ہے اس لیے کہ ان کے پیرؤوں پر اپنے لیڈروں کی منطق کا کھوکھلا پن واضح ہو جاتا ہے
- ⇦ اس کے برعکس جو تحریکیں عوامی پراپیگنڈے سے اپنے کام کا آغاز کرتی ہیں ان کا سارا اعتماد عوام کو بھڑکانے والے جذباتی نعروں پر ہوتا ہے۔ انہی کے بل پر وہ چلتی ہیں اور جب تک قائم رہتی ہیں انہی کے بل پر قائم رہتی ہیں۔ ان کے اندر نہ عقل کا کوئی حصہ ہوتا ہے نہ فکری گہرائی اور نہ استقامت

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ﴿۲۵﴾ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠﴿۲۸﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ۙ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۙ﴿۳۱﴾

قَالَ - کہا (موسیٰ (علیہ السلام) نے)

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ - اے میرے رب کھول دے میرے لیے میرا سینہ

شَرَحَ يَشْرَحُ ، شَرْحًا : کھولنا

وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ - اور آسان کر دے میرے لیے میرا کام۔

يَسَّرَ يُيَسِّرُ ، تَيْسِيْرًا : آسان کرنا (II)

وَ احْلُلْ عُقْدَةً - اور کھول دے گرہ

حَلَّ يَحُلُّ ، حَلًّا : گرہ کھولنا

عُقْدَةً : گرہ، رکاوٹ

مِّنْ لِّسَانِيْ - میری زبان کی

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ - (تاکہ) وہ لوگ سمجھیں میری بات

فَقِهَ يَفْقَهُ ، فِقْهٌ : سمجھنا

وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا - اور بنا دے میرے لیے ایک وزیر (مددگار)

وَزَرَ : بوجھ اٹھانا

وَزِيْر : بوجھ اٹھانے والا (صفت مشبہ)

بعد میں یہ امورِ سلطنت میں ایک عہدے کے لیے استعمال ہونے لگا

مِّنْ اَهْلِيْ - میرے گھر والوں میں سے۔

هٰرُوْنَ اَخِي - میرے بھائی ہارون کو۔

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ - مضبوط بنا میری قوت کو

شَدَّ يَشُدُّ ، شَدًّا : مضبوط کرنا

اَزْر : کمر، پشت، قوت

اردو میں: اِزاربند (شلوار کو باندھنے والی ڈوری)

وَ اَشۡرِكۡهُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۳۲﴾ كَیۡ نُسَبِّحَكَ كَثِیۡرًا ﴿۳۳﴾ وَّ نَذۡكُرَكَ كَثِیۡرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدۡ اُوۡتِیۡتَ سُؤۡلَكَ یٰمُوۡسٰی ﴿۳۶﴾ وَ لَقَدۡ مَنَنَّا عَلَیۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰۤی ﴿۳۷﴾ اِذۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوۡحٰۤی ﴿۳۸﴾

وَ اَشۡرِكۡهُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ - اور شریک کر اسے میرے کام (نبوت) میں	اَشْرَكَ يُشْرِكُ ، اِشْرَاكًا : شریک کرنا (۱۷)
كَیۡ نُسَبِّحَكَ كَثِیۡرًا - تاکہ ہم تسبیح بیان کریں تیری بہت زیادہ۔	كَیْ : حرفِ تعلیل (تاکہ)
	سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا : تسبیح کرنا (۱۱)
وَّ نَذۡكُرَكَ كَثِیۡرًا - اور ہم یاد کریں تجھے کثرت سے	ذَكَرَ يَذْكُرُ ، ذِكْرًا : یاد کرنا
اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا - بیشک تو ہی ہے ہمیں خوب دیکھنے والا۔	بَصِيْرًا : بَصَارَةٌ سے صفت مشبہ (خوب دیکھنے والا)
قَالَ قَدۡ اُوۡتِیۡتَ - (اللہ نے) فرمایا یقیناً تو عطا کیا گیا	اٰتٰی يُؤْتِی ، اِيْتَآءٌ : دینا، عطا کرنا
سُؤۡلَكَ یٰمُوۡسٰی - اپنا سوال اے موسیٰ	سُؤْلَ : مانگی ہوئی چیز، سوال، تمنا - (مفعول ہے)
وَ لَقَدۡ مَنَنَّا عَلَیۡكَ - اور بلاشبہ یقیناً ہم احسان کر چکے ہیں آپ پر	مَنَّ يَمُنُّ ، مَنًّا : احسان کرنا، احسان جتانا
مَرَّةً اُخۡرٰۤی - ایک مرتبہ اور (بھی)	مَرَّةً : بار، مرتبہ — اُخْرٰی ، اٰخَرُ کی مؤنث (دوسری، ایک اور)
اِذۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ - جب ہم نے الہام کیا تیری والدہ کی طرف	اَوْحٰی يُوْحِیْ ، اِيْحَآءٌ وحی/الہام کرنا
مَا یُوۡحٰۤی - جو (اب) وحی کی جاتی ہے (آپ کی طرف)	

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ
اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً
اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾

موسیٰؑ نے عرض کیا "پروردگار، میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے، اور میری زبان کی گرہ سُلجھا دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں، اور میرے لیے میرے اپنے کنبے سے ایک وزیر مقرر کر دے ہارونؑ، جو میرا بھائی ہے، اُس کے ذریعہ سے میرا ہاتھ مضبُوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے، تاکہ ہم خوب تیری پاکی بیان کریں، اور خوب تیرا چرچا کریں تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگران رہا ہے" فرمایا "دیا گیا جو تو نے مانگا اے موسیٰؑ، ہم نے پھر ایک مرتبہ تجھ پر احسان کیا، یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تمہاری والدہ کے دل میں وہ بات ڈال دی جو ڈالی گئی تھی

Moses said: "Lord! Open my breast for me; and ease my task for me, and loosen the knot from my tongue so that they may understand my speech; and appoint for me, from my household, someone who will help me bear my burden -Aaron, my brother.

Strengthen me through him and let him share my task that we may abundantly extol Your glory; and may remember You much. Verily, You have always watched over us." He said: "Moses, your petition is granted. We have again bestowed Our favor upon you. Recall, when We indicated to your mother through inspiration:

محمد اقبال

قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿ۙ۲۵﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿ۙ۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿ۙ۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۪۲۸﴾ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ ﴿ۙ۲۹﴾

منصبی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے دعا

- نبی اور دنیا پرست لیڈروں میں فرق ۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے منصب کی بجاآوری کے لیے جانے کا حکم دیا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی منصبی ذمہ داریوں کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے یہ دعائیں کیں (جو یہاں مذکور ہیں)
- انبیائے کرام نبوت ملنے کے بعد (اور ان کی راہ پر چلنے والے پیرو بھی) خود کو شدید ذمہ داری کے بوجھ تلے محسوس کرتے ہیں۔ اللہ کا دین پہنچانے، مصائب برداشت کرنے، اور ہر حال میں ثابت قدم رہنے کا تصور ہی انہیں لرزا دیتا ہے۔ اس عظیم منصب کی بھاری ذمہ داریاں ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

> دنیا پرست لیڈروں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ لیڈری ہی کی ہوس میں جیتے اور اسی کے عشق میں مرتے ہیں۔ اقتدار، شہرت اور تعریف ان کے لیے مقصودِ زندگی بن جاتے ہیں۔ وہ قیادت کو خدمت نہیں، عزت و برتری کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اور اسی لیے وہ کبھی اپنے منصب کی ذمہ داریوں کے بوجھ سے نہیں کانپتے، بلکہ اس کی حرص میں اندھے ہو جاتے ہیں

- موسیٰ (علیہ السلام) نے اس عظیم منصب کی نزاکتوں کے پیشِ نظر سب سے پہلے جو دعا فرمائی وہ یہ تھی کہ اے اللہ ! عظیم کام کے لیے مجھے چنا گیا ہے میرا سینہ اس کے لیے کھول دے، میرے سینے میں جو اضطراب اور تردد پیدا ہو رہا ہے اس کو دور فرما دے، میرے سینے کی خلش کو ہمت و عزیمت سے تبدیل کر دے۔
- دوسری دعا یہ مانگی کہ الٰہی ! میرے کام کو آسان فرما دے، کیونکہ میری فہم و فراست اور میرا حوصلہ اور تدبر اس عظیم مہم کی کامیابی کی ضمانت نہیں بن سکتے۔ اس راستے کی مشکلات کو دور کرنا تیرے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے تو اپنے فضل و کرم سے راستے کی ہر رکاوٹ کو دور فرما دے

وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ هٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۰﴾

- **اپنے کاموں اور امور کی انجام دہی سے پہلے کی دعا:** حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت جعفرؓ کو حبشہ کی طرف روانہ کیا، تو آپ ﷺ نے انہیں رخصت کیا اور چند کلمات عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

قُل: اللَّهُمَّ الْطُفْ بِي فِي تَيْسِيرِ كُلِّ عَسِيرٍ، فَإِنَّ تَيْسِيرَ الْعَسِيرِ عَلَيْكَ يَسِيرٌ، وَأَسْأَلُكَ التَّيْسِيرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - کہو: اے اللہ! میرے لیے ہر مشکل کو آسان بنانے میں لطف و کرم فرما، بے شک ہر مشکل کو آسان کرنا تیرے لیے آسان ہے، اور میں تجھ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں" (للبيهقي - الدعوات الكبير)

- **تیسری دعا** آپ نے یہ فرمائی: یااللہ میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھیں۔
- اس کے بارے میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے انگارہ میں ڈال دیا تھا جس سے آپ کی زبان جل گئی تھی یا یہ بات کہ پیدائشی طور پر آپ کی زبان میں لکنت تھی —یہ دونوں باتیں بے بنیاد ہیں (اگرچہ بعض مفسرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تفصیل آگے)
- دیگر (زیادہ تر جدید مفسرین) کا خیال ہے کہ " عُقْدَةً " سے مراد زبان کی لکنت نہیں بلکہ خطابت کی صلاحیت کا نہ ہونا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اپنے اندر اظہار و بیان کے وقت ایک جھجک محسوس کرتے تھے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا تعلق زبان کی لکنت سے نہیں بلکہ طبیعت کے انداز سے ہے۔ جو ذمہ داری آپ کو دی گئی آپ نے محسوس کیا کہ اس کی ادائیگی کے لیے خطابت ایک لازمی ضرورت ہے کیونکہ اس وقت (بھی اور اب بھی) دعوت کے لیے خطابت سب سے بڑا ذریعہ تھا اور اس کام کو بہتر انجام دینے کے لیے انہوں نے مزید دعا کی کہ میرے بھائی ہارون جو میرے اہل میں سے ہیں انھیں میرے کام میں شریک فرما دے (اور ہم دونوں مل کر ان عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ بہتر طور پر اٹھا سکیں) —موسیٰ علیہ السلام پر چند احسانات کا تذکرہ

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ۟﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِىْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ

اَنِ اقْذِفِيْهِ - کہ ڈال دے اس (موسیٰ) کو

قَذَفَ يَقْذِفُ ، قَذْفًا : پھینکنا، ڈالنا

فِى التَّابُوْتِ - صندوق میں

تابوت : پیٹی یا صندوق

تابوتِ سکینہ (Ark of the Covenant)

فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ - پھر ڈال دے اس (صندوق) کو دریا میں

يَمّ : بڑا دریا، سمندر، وسیع پانی۔(دریائے نیل مراد ہے)

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ - پس چاہیے کہ دریا لاڈال دے اسے کنارے پر

اَلْقٰى يُلْقِىْ ، اِلْقَآءٌ : ڈالنا (IV)

فَلْيُلْقِهِ میں لْ : لام امر

يَاْخُذْهُ - (کہ) پکڑ لے اسے

عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ - میرا ایک دشمن اور اس کا دشمن

عَدُوٌّ : دشمن

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ - اور میں نے ڈال دی تجھ پر

مَحَبَّةً مِّنِّىْ - محبت اپنی طرف سے

اردو کا لفظ " محبت " بھی " مَحبّت " ہے (میم پر زبر کے ساتھ)

وَلِتُصْنَعَ - اور تاکہ تو پرورش کیا جائے

(ص ن ع)

صَنَعَ يَصْنَعُ ، صَنْعًا : بنانا، تیار کرنا، پرورش کرنا

لَ : لام تعلیل (Lam of purpose)

عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ۚ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

عَلٰى عَيْنِىْ - میری آنکھوں کے سامنے

اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ - جب چلی جاتی تھی تیری بہن

مَشٰى يَمْشِىْ ، مَشْيًا : چلنا،جانا

فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ - کہتی تھی کیا میں رہنمائی کروں تمہاری

دَلَّ يَدُلُّ ، دَلَالَةً : نشان زدہ کرنا،رہنمائی کرنا

عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ - اس (شخص) پر جو کفالت کرے اس کی

كَفَلَ يَكْفُلُ ، كِفَالَةٌ : کفالت کرنا

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ - پھر ہم نے لوٹایا تجھے تیری ماں کی طرف

رَجَعَ يَرْجِعُ ، رَجْعٌ : لوٹانا

كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا - تاکہ ٹھنڈی ہو اس کی آنکھ

كَىْ : حرفِ تعلیل (تاکہ)

قَرَّ يَقَرُّ ، قَرًّا : ٹھنڈی ہونا

اردو میں: قرۃ العین (آنکھوں کی ٹھنڈک)

وَلَا تَحْزَنَ - اور وہ غم نہ کرے

حُزْن : دکھ، غم

وَقَتَلْتَ نَفْسًا - اور تو نے قتل کر دیا ایک نفس کو

عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝40

فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ - تو ہم نے نجات دی تجھے غم سے

نَجّٰى يُنَجِّىْ ، تَنْجِيَةٌ : نجات دینا

وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا - اور ہم نے آزمایا تجھے خوب آزمانا

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فَتْنًا و فُتُوْنًا : آزمانا

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ - پس تو ٹھہرا رہا کئی سال

لَبِثَ يَلْبَثُ ، لَبْثًا : قیام کرنا، ٹھہرنا

فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ - اہل مدین میں

ثُمَّ جِئْتَ -پھر تو آگیا

عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى - ایک مقررہ انداز (وقت وتدبیر) کے مطابق اے موسیٰ

قَدَر : (ایک کثیر المعانی لفظ) - اندازہ،تدبیر، منصوبہ،(اللہ کا) حکم،پیمانہ، حکمتِ عملی، تقدیر، مشیئتِ الٰہی

یہاں لفظ " قَدَر " اللہ تعالیٰ کی تدبیر، منصوبہ بندی اور حکمت والے وقت پر دلالت کرتا ہے

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ
اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۚ فَلَبِثْتَ
سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

که اس بچے کو صندوق میں رکھ دے اور صندوق کو دریا میں چھوڑ دے دریا اسے ساحل پر پھینک دے گا اور اسے میرا دشمن اور اس بچے کا دشمن اٹھا لے گا میں نے اپنی طرف سے تجھ پر محبت طاری کر دی اور ایسا انتظام کیا کہ تو میری نگرانی میں پالا جائے۔ یاد کر جبکہ تیری بہن چل رہی تھی، پھر جا کر کہتی ہے، "میں تمہیں اُس کا پتہ دوں جو اِس بچے کی پرورش اچھی طرح کرے؟" اس طرح ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ اُس کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ رنجیدہ نہ ہو اور (یہ بھی یاد کر کہ) تو نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، ہم نے تجھے اِس پھندے سے نکالا اور تجھے مختلف آزمائشوں سے گزارا اور تو مدین کے لوگوں میں کئی سال ٹھیرا رہا پھر اب ٹھیک اپنے وقت پر تو آ گیا ہے اے موسیٰؑ

'Put the baby into a chest and then throw him in the river. The river will throw him up on the shore, and then an enemy of Mine and an enemy of his will take him.' And I spread My love over you in order that you might be reared in My sight. Recall, when your sister went along, saying: 'Shall I direct you to one who will take charge of him?' Thus, We brought you back to your mother so that her heart might be gladdened and she might not grieve. Moses, recall when you slew a person. We delivered you from distress and made you go through several trials. Then you stayed for several years among the people of Midian, and now you have come at the right moment as ordained.

محمد اقبال

إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ

حضرت موسیٰ کی حفاظت کے لیے خدائی انتظامات

- موسیٰ علیہ السلام کا اضطراب دور کرنے کے لیے ان پر احسانات کا تذکرہ کیا گیا ہے، جن میں ایک خاص فضل یہ بھی شامل ہے جو اللہ نے ان پر ان کی ولادت کے وقت کیا کیونکہ موسیٰ (علیہ السلام) کی پیدائش سے پہلے فرعون نے ایک ظالمانہ حکم دے رکھا تھا کہ بنی اسرائیل کے گھروں میں جو بھی بچہ پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے اور جو بچی پیدا ہو، اسے زندہ رکھا جائے تاکہ ان بچیوں سے لونڈیوں کا کام لیا جائے
- اللہ تعالیٰ نے اس وقت نہ صرف یہ کہ اپنی قدرت و حکمت سے حضرت موسیٰ کو بچایا بلکہ فرعون ہی سے ان کی پرورش کرائی۔ اس واقعہ کی یاد دہانی سے مقصود یہ ہے کہ جس فرعون سے تمہاری حفاظت کے لیے خدا کی یہ شانیں ظاہر ہو چکی ہیں اس سے کوئی اندیشہ تمہارے دل میں کیوں پیدا ہو۔ تمہارا رب تمہارے ساتھ ہے۔
- موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اللہ نے الہام کیا کہ بچے کو ایک صندوق میں رکھ کر اس کو دریا میں ڈال دو اور اس سلسلے میں کوئی فکر یا غم نہ کرو، ہم پھر بچے کو تمہاری طرف لوٹائیں گے اور رسول بنائیں گے (القصص-7)
- اس غیبی اشارے/الہام کے بعد آپ کی والدہ نے ایسا ہی کیا (رب ہی جانتا ہے کہ کس کلیجے کے ساتھ اپنے نو مولود لختِ جگر کو دریا سپرد کیا ہو گا —اس قلبی کیفیت کی تفصیل سورۃ القصص میں آئے گی)
- پھر مزید فرمایا کہ دریا سے اسے وہ شخص اٹھائے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اس (موسیٰ علیہ السلام) کا بھی دشمن ہے۔ اور یہی دشمن موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کرے گا

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۥ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ
مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۣ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۥ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

- اللہ تعالیٰ نے اس نو مولود (موسیٰؑ) کے چہرے پر اپنی محبت کا پرتو ڈال دیا (کہ تم سے تمہارے دشمن محبت کریں اور تمہاری پرورش خاص ہماری نگرانی میں ہماری آنکھوں سکے سامنے ہو ظاہر ہے کہ اللہ کی محبت کا یہی پرتو ہی تھا جو حضرت موسیٰ کا محافظ بنا اور اس محافظ نے اس طرح ان کو محفوظ کر دیا کہ ان کو نہ صرف یہ کہ اپنے جانی دشمن سے کوئی خطرہ نہیں رہا)
- موسیٰ (علیہ السلام) کا تابوت جب کنارے پر جا کر لگا تو فرعون اور اس کی بیوی دریائے نیل کے کنارے پر سیر کر رہے تھے۔ ان کی نظر اچانک اس تابوت پر پڑی اور اس میں اس میں جھانک کے دیکھا تو ایک خوبصورت من موہنا بچہ انھیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ بس بچے کی ایک جھلک ان کے دل میں اتر گئی اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کے گھر میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی تربیت کا سامان کر دیا۔
- مزید احسان کا تذکرہ - اور وہ ایسا بندوبست اور تدبیر کہ جس سے حضرت موسیٰ اپنی والدہ کی آغوش میں پہنچ گئے۔
- بچے کی جان کو اگر خطرہ لاحق ہو تو ماں کی جان پر بن جاتی ہے، بچہ دور ہو اور نا معلوم خطرات کا شکار ہو تو ماں کے لیے ایک ایک لمحہ عذاب سے کم نہیں ہوتا، جب تک ماں بچے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر لے (اللہ نے اس کا بھی بندوبست فرمایا)
- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن نے اس وقت تک ان کا پیچھا کیا جب تک انھیں پانی سے نجات نہ ملی اور جب تک اس نے فرعون کے درباریوں کو موسیٰ (علیہ السلام) کیلئے دایہ تلاش کرنے کیلئے ان کی کوشش کا مشاہدہ نہیں کیا۔
- آپ نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا تو اس موقع پر آپ کی بہن نے کہا کہ کیا میں ایک عورت لے آؤں جو اس کو دودھ پلائے اور یوں مشیئتِ الٰہی پوری ہوئی۔ آپ اپنی والدہ کے پاس پہنچے اور ان کی آنکھیں اور کلیجہ ٹھنڈا ہوا
- مدین میں کئی سال رہنے، نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام مشیئت الٰہی کے تحت اس مقام پہ آن پہنچے

اضافی مواد

Reference Material

کیا موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی؟

- موسیٰ علیہ السلام کی دعا (قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾) کی تفسیر میں کئی نامور مفسرین نے بھی اس بات کا اظہار کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر پرورش پا رہے تھے، ایک روز انھوں نے فرعون کے سر کا تاج اتار کر اپنے سر پر رکھ لیا۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوا کہ اس بچے نے یہ کام بالارادہ کیا ہے یا یہ محض طفلانہ فعل ہے۔ آخر کار یہ تجویز کیا گیا کہ بچے کے سامنے سونا اور آگ دونوں ساتھ رکھے جائیں۔ چنانچہ دونوں چیزیں لا کر سامنے رکھی گئیں اور حضرت موسیٰ نے اٹھا کر آگ منہ میں رکھ لی۔ اس طرح ان کی جان تو بچ گئی، مگر زبان میں ہمیشہ کے لیے لکنت پڑ گئی۔
- اس قصے کا ذکر تورات کی کتاب خروج (4:10) میں ہوا ہے اور اوپر والی تفصیل تلمود میں آئی ہے
- یہی قصہ اسرائیلی روایات سے منتقل ہو کر ہمارے ہاں کی تفسیروں میں بھی رواج پا گیا اور پھر ایک کے بعد ایک مفسر اس کو اپنے تفاسیر میں بیان کرتے رہے لیکن عقلی، منطقی اور تاریخی لحاظ سے بھی یہ روایت بہت کمزور ہے۔
- درحقیقت اس پر سنجیدہ نوعیت کے اعتراضات وارد ہوتے ہیں جو اس کو بے بنیاد قصہ ثابت کرتے ہیں

1. "انگارہ منہ میں ڈالنے" اور نتیجتاً زبان جلنے کی روایات قرآن و حدیث میں نہیں بلکہ بعد کی یہودی روایات (اسرائیلیات) میں پائی جاتی ہیں، اور جو روایات اس سلسلے میں وارد ہیں وہ نہایت ضعیف بلکہ موضوع ہیں
2. خود ان روایات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ بعض روایات میں یہ کہا گیا ہے کہ آپ (علیہ السلام) کی زبان میں لکنت پیدائشی تھی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انگارہ منہ میں ڈالنے کا واقعہ افسانے کے سوا کچھ نہیں۔

کیا موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی؟

3. یہ بات بھی عقلی اور سیرت کے اصول سے بعید تر ہے کہ جس ہستی پر نبوت و رسالت، تبلیغ، اور مکالمہ کی بھاری ذمہ داری ہو، اسے معذوری کے ساتھ مبعوث کیا جائے

4. یہ بات بھی عقلی اور سیرت کے اصول سے بعید تر ہے کہ جس ہستی پر نبوت و رسالت، تبلیغ، اور دعوتِ حق کی عظیم ذمہ داری ہو، اسے معذوری کے ساتھ مبعوث کیا جائے

5. عقل بھی اس کو ماننے سے انکار کرتی ہے کہ اگر بچے نے انگارے پر ہاتھ مارا بھی ہو تو یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ وہ انگارے کو اٹھا کر منہ میں لے جاسکے بچہ تو آگ کی جلن محسوس کرتے ہی ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ منہ میں لے جانے کی نوبت ہی کہاں آسکتی ہے؟

6. یہ بات بھی عقل کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ہکلے یا توتلے آدمی کو اپنا رسول مقرر فرمائے۔ رسول ہمیشہ شکل، صورت، شخصیت اور صلاحیتوں کے لحاظ سے بہترین لوگ ہوئے ہیں جن کے ظاہر و باطن کا ہر پہلو دلوں اور نگاہوں کو متاثر کرنے والا ہوتا تھا۔ کوئی رسول ایسے عیب کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہیں بھیجا جاسکتا تھا جس کی بنا پر وہ لوگوں میں مضحکہ بن جائے یا حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

کیا موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی؟

زبان کی گرہ کھولنے کا کیا مطلب ہے؟

- اس رائے کو قبول نہ کرنے والے مفسرین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اپنے اندر خطابت کی صلاحیت نہ پاتے تھے اور ان کو اندیشہ لاحق تھا کہ نبوت کے فرائض ادا کرنے کے لیے خطابت کی جو ضرورت پیش آتی ہے (جس کا انھیں اس وقت تک اتفاق نہ ہوا تھا) تو ان کی طبیعت کی جھجک مانع ہو جائے گی۔ اس لیے انھوں نے دعا فرمائی کہ یا اللہ میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ میں اچھی طرح اپنی بات لوگوں کو سمجھا سکوں
- یہی چیز تھی جس کا فرعون نے ایک مرتبہ ان کو طعنہ دیا کہ "یہ شخص تو اپنی بات بھی پوری طرح بیان نہیں کرسکتا" (لَا یَكَادُ یُبِیْنُ۔ الزُخرف۔ 52) اور یہی کمزوری تھی جس کو محسوس کر کے حضرت موسیٰ نے اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون کو مددگار کے طور پر مانگا
- سورۃ قصص میں ان کا یہ قول نقل کیا گیا، وَاَخِیْ هٰرُوْنَ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَاناً فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً ، " میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ زبان آور ہے، اس کو میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج "۔ آگے چل کر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی یہ کمزوری دور ہو گئی تھی اور وہ خوب زور دار تقریر کرنے لگے تھے، چنانچہ قرآن میں اور بائیبل میں ان کی بعد کے دور کی جو تقریریں آئی ہیں وہ کمال فصاحت و طاقت لسانی کی شہادت دیتی ہیں۔

فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل کرنا

- فرعون نے بنی اسرائیل کے تمام نومولود لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور لڑکیوں کو زندہ رکھنے کا۔ قرآن مجید میں اس واقعے کا ذکر کئی جگہوں پر ہے، جیسے سورۃ القصص اور سورۃ الاعراف وغیرہ میں
- زیادہ تر مؤرخین اور مفسرین نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ کاہنوں نے فرعون کو خبر دی کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو مصر کی سلطنت کو ختم کر دے گا۔
- یا فرعون کے ایک خواب کا ذکر کیا جاتا ہے کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ بیت المقدس سے آگ نکل کر مصر کے گھروں کو جلا رہی ہے، صرف بنی اسرائیل کے گھر بچتے ہیں تو جادوگروں اور کاہنوں نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والا ایک لڑکا تیری سلطنت ختم کرے گا تو پھر اس نے یہ بچوں کے قتل کا حکم نامہ جاری کیا
- ہو سکتا ہے کوئی ایسی تعبیر یا خبر نجومیوں نے دی ہو لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ فرعون اور اس کے مصاحبین یہ محسوس کرتے تھے کہ بنی اسرائیل میں پیدائش کی شرح دوسری قوموں سے زیادہ ہے، ان کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اگر افزائش کا یہی سلسلہ جاری رہا تو اندیشہ ہو سکتا ہے کہ یہ اپنی افرادی قوت کے بل بوتے پر حکومت کے خلاف بغاوت کر دیں۔ اور اگر دوسرے مخالف خاندانوں نے ان کی حمایت کی تو ممکن ہے کہ یہ ملک میں انقلاب برپا کر دیں۔
- دراصل اسی اندیشے کا راستہ روکنے کے لیے انہوں نے سوچا کہ آج ہی سے ہمیں یہ اہتمام کرنا چاہیے کہ بنی اسرائیل کی نرینہ اولاد کو زندہ نہ رہنے دیا جائے تاکہ ان کی نسل آگے نہ بڑھے۔
- بنی اسرائیل کے بچوں کے قتل کے اسی دور میں موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اللہ نے انہیں اپنی تدبر اور قدرت سے بچا لیا

موسیٰ علیہ السلام کے زندگی کے یہ واقعات اور آج کے مایوس کن حالات میں مسلمانوں کے لیے سبق

- فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا —اور اللہ کا موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بچانا
- موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا موسیٰؑ کو دریا میں ڈال دینا اور اللہ کا ان کی والدہ سے ان کو لاملانا
- موسیٰ علیہ السلام کا ایک اکیلے دنیا کی سب سے بڑی طاغوتی طاقت کے جابر بادشاہ کو چیلنج کرنا اور کامیاب ہونا
- ایک وقت تھا کہ پوری بنی اسرائیل کی نسل، غلامی، ظلم اور شدید جبر کا شکار تھی اور اس جبر سے نکلنے کا بظاہر کوئی امکان بھی نظر نہ آتا تھا لیکن وقت بدلا تو ظلم کرنے والے مٹ گئے اور بنی اسرائیل نہ صرف آزاد ہو گئے بلکہ ان زمینوں کے وارث بن گئے
- یہ سب اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرت وطاقت کے مظاہر ہیں
- آج فلسطینی مسلمان ظلم و ستم، نسل کشی ، محاصرے اور جبر کا شکار ہیں، لیکن: حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کی داستان ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کبھی مظلوم کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔
- ہر ظلم کی ایک مدت ہوتی ہے، اس کے بعد اللہ کا فیصلہ آتا ہے۔.....
- صبر ، دعا، استقامت اور اللہ کی مدد پر یقین ہی اصل ہتھیار ہیں......
- حق کی راہ پر صبر و استقامت کا نتیجہ اللہ کی طرف سے عزت اور فلاح ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی —اور یہ ان شاء اللہ اہل غزہ و فلسطین کا نصیب ہے جو انہیں بہت جلد ملنے والا ہے

مشکلات سے بچنے اور امور میں آسانی کی دعائیں

- اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلاَّ مَاجَعَلْتَهُ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ ۔ اے اللہ ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے اور جب تو چاہتا ہے، مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔ (صحیح ابن حبان : 974)
- اَللّٰھُمَّ الْطُفْ لِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَإِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَأَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ –اے اللہ ! میری ہر دشواری کو آسان فرما کے مجھ پہ مہربانی فرما، ساری دشواریوں اور مشکلوں کو آسان کرنا تیرے لیے بالکل آسان ہے۔ اور میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں دنیا و آخرت میں سہولت اور آسانی کے لیے اور کامل عافیت کے لیے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، 2/61)
- حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (سُورۃآل عمران 173) - ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔
- يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِی شَأْنِی كُلَّهُ وَلاَ تَكِلْنِی إِلَى نَفْسِی طَرْفَةَ عَيْنٍ ۔ اے ہمیشہ زندہ رہنے والے ! زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے ! تیری رحمت کی دہائی ہے تُو میرے کام درست فرما دے اور مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر (رواہ النسائي، والحاکم والبیھقي)
- رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَةً وَّ هَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا - اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں کامیابی (کے اسباب) مہیا فرما

مشکلات سے بچنے اور امور میں آسانی کی دعائیں

- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت اور شدید پریشانی کے وقت یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ، وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ:

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عظیم ہے اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔" (البخاری : 6346)

- امّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اگر وہ یہ کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا – ہم بھی اللہ کے لیے ہیں اور ہم (سب) اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اللہ! مجھے میری مصیبت کے بدلے اچھا اجر دیجیے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا کر دیجیے۔ - تو اللہ اسے پہلے سے بہتر بدل عطا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (البخاری، سنن نسائی، ابو داؤد) - اے اللہ! میں فکر و سوچ اور پریشانی سے، عاجزی و کاہلی سے، کنجوسی و بزدلی سے، قرض سے اور لوگوں کے غالب آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں (آٹھ پریشانیوں سے بچنے کی دعا)

مشکلات سے بچنے اور امور میں آسانی کی دعائیں

اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا -(رواہ احمد، وابن ماجہ)

اے اللہ ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی مانگتا ہوں، خواہ وہ فوری ہو یا بعد میں آنے والی، وہ (بھلائی) جسے میں جانتا ہوں اور وہ بھی جسے میں نہیں جانتا۔اور میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، خواہ وہ فوری ہو یا بعد میں آنے والا، وہ (شر) جسے میں جانتا ہوں اور وہ بھی جسے میں نہیں جانتا۔اے اللہ ! میں تجھ سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی تھیں۔اور میں ان تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ مانگی تھی۔اے اللہ ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ان باتوں کا بھی جو قولاً یا عملاً جنت کے قریب کر دیں۔اور میں تجھ سے جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اور ان باتوں سے بھی، جو قولاً یا عملاً جہنم کے قریب لے جائیں۔اور میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو میرے ہر فیصلے کو میرے لیے خیر (بھلا) بنا دے ۔

- اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي،وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي،وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي،يَفْقَهُوا قَوْلِي،اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ،وَيَسِّرْ لِي رِزْقِي،وَبَارِكْ لِي فِي وَقْتِي وَجُهْدِي،وَوَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ،وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ حَقَّ التَّوَكُّلِ،وَمِنَ الْفَائِزِينَ بِرِضَاكَ وَالْجَنَّةِ - اے اللہ ! میرے لیے میرا سینہ کھول دے،اور میرے لیے میرا کام آسان فرما دے،اور میری زبان کی گرہ کھول دے،تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں،اے اللہ ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے،اور میرے رزق کو میرے لیے آسان فرما دے،اور میرے وقت اور میری محنت میں برکت عطا فرما،اور مجھے اُن کاموں کی توفیق دے جو تجھے پسند ہوں اور جن سے تو راضی ہو،اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تجھ پر کامل بھروسا کرتے ہیں،اور ان کامیاب لوگوں میں شامل فرما جو تیری رضا اور جنت حاصل کرنے والے ہیں